O

ایک میں قلب کی سختی سے بہت ڈرتا ہوں
دوسرا نفس کی نرمی سے بہت ڈرتا ہوں

تین نسلوں کی مکافاتِ عمل دیکھی ہے
اس لئے وقت کی کرنی سے بہت ڈرتا ہوں

آسماں والے کی مرضی پہ رضامندی ہے
بس زمیں والوں کی مرضی سے بہت ڈرتا ہوں

راز کھُلتے ہیں تو دِل جھوم تو اُٹھتا ہے مگر
ایسے لمحات کی مستی سے بہت ڈرتا ہوں

https://emad-ahmad.com/

خوف آتا ہے کبھی پستیِ انساں سے مجھے
اور کبھی اس کی بلندی سے بہت ڈرتا ہوں

ایک درویش، مصلّی پہ پڑا، روتے ہوئے
کہتا جاتا ہے، میں ماضی سے بہت ڈرتا ہوں

قلب روشن ہو تو امید سے کھِل جاتا ہے
اس لئے اپنی اداسی سے بہت ڈرتا ہوں

حدِ افلاک سے آگے کی طلب رکھتا ہے
میں تری دیدہ دلیری سے بہت ڈرتا ہوں

ایک شب سُن کے مرا گریہ کہا اس نے، عماد!
میں تری آنکھ کے موتی سے بہت ڈرتا ہوں

https://emad-ahmad.com/